سید محمد جعفری

(حالاتِ زندگی)

سید محمد جعفری ۱۹۰۵ء میں بھرت پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید محمد علی جعفری اسلامیہ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل تھے۔ سید محمد جعفری کی ابتدائی تعلیم و تربیت خالص اسلامی اور مشرقی انداز میں ہوئی۔ قرآن پاک قرأت سے پڑھایا گیا۔ عربی، فارسی اور انگریزی تعلیم کے لیے گھر پر اتالیق مقرر ہوئے۔ پھر با قاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۳۲ء میں میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی (آنرز) کیا اور نٹیل کالج لاہور سے ادبیاتِ فارسی میں ایم۔ اے اور ایم۔ او۔ ایل کیا۔ رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ مصوری اور خطاطی کا شغل بھی جاری رہا۔ فرصت کے اوقات میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ بھی سیکھ لی۔

پہلے گورنمنٹ سکول جہلم اور پھر سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور میں مدرس ہوئے۔ ۱۹۴۰ء تک گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد) میں لیکچرر رہے۔ اسی سال برطانوی حکومت کے محکمہ اطلاعات ونشریات میں ملازمت اختیار کرلی۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ ۱۹۵۰ء میں ڈپٹی پرنسپل انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں ایران میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور کلچرل اتاشی تعینات ہوئے۔ ۱۹۶۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر کراچی آ گئے۔

سید محمد جعفری کو کالج کے زمانے ہی سے شعر گوئی کا چسکا لگ چکا تھا۔ لیکن اُنھوں نے محسوس کیا۔ کہ ان کا اندازِ سخن اپنے ہم عصر شاعروں سے قدرے مختلف ہے۔ رفتہ رفتہ مزاح گوئی کا عنصر غالب آتا گیا۔

سید محمد جعفری ایک عظیم مزاح گو شاعر تھے۔ لیکن ان کا مزاح برائے مزاح نہیں بلکہ ان کے ہر شعر کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد کارفرما نظر آتا ہے۔ وہ اکبر الٰہ آبادی کے طرز کے شاعر اور طنز و مزاح کے معتبر اور منفرد شاعر تھے۔ ۱۹۵۰ء تا ۱۹۷۵ء کے درمیانی عرصے میں اُنھوں نے جو کچھ کہا۔ وہ اِن کی شاعری کا بہترین حصہ ہے۔

اُنھوں نے زیادہ تر نظمیں لکھیں۔ پیروڈی اُن کا خصوصی میدان ہے۔ مزاحیہ انداز میں حکمت کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ اِن کا مجموعہ کلام ''شوخیٔ تحریر'' عوام میں بڑا مقبول ہے۔ وہ صاحبِ طرز شاعر تھے اور مخصوص مترنم لہجے میں کلام پڑھتے تھے۔ انھوں نے ۱۹۷۶ء میں کراچی میں وفات پائی۔

ایبسٹریکٹ آرٹ

(سید محمد جعفری)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو طنز و مزاح کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- اُردو ادب میں مزاحیہ شاعری کی روایت بتانا۔
- اُردو ادب میں طنزیہ اور مزاحیہ شاعری کی اہمیت اُجاگر کرنا۔
- سید محمد جعفری کی شاعری سے واقفیت دلانا۔

الفاظ و تراکیب

ستائش	مسواک	مصور	ٹیڑھی ترچھی	جلوہ فگن
نمائش	ازراہ مروت	نقشِ محبوب	اطفال	بہکانا

ایبسٹرکٹ آرٹ

ایبسٹرکٹ آرٹ سے مراد تجریدی آرٹ ہے۔ جس میں مختلف خیالات اور مناظر کو علامتی طور پر مصور آڑی ترچھی لکیروں میں کینوس پر منتقل کرتا ہے۔ ایبسٹرکٹ آرٹ یعنی تجریدی مصوری ایک ایسی پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی مصوری ہوتی ہے جو ایک عام آدمی تو کیا بعض اوقات ایک پڑھے لکھے آدمی کی سوچ اور فکر بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ایسی ہی مضحکہ خیز مصوری پر سید محمد جعفری نے اس نظم میں طنز کیا ہے۔

ایبسٹریکٹ آرٹ کی دیکھی تھی نمائش میں نے
کی تھی ازراہِ مروت بھی ستائش میں نے

آج تک دونوں گناہوں کی سزا پاتا ہوں میں
لوگ کہتے ہیں کہ کیا دیکھا تو شرماتا ہوں میں

ایک تصویر کو دیکھا جو کمالِ فن تھی
بھینس کے جسم پر اک اونٹ کی سی گردن تھی

ناک وہ ناک خطرناک جسے کہتے ہیں
ٹانگ کھینچی تھی کہ مسواک جسے کہتے ہیں

نقشِ محبوب مصوّر نے سجا رکھا تھا
مجھ سے، پوچھو تو تپائی پہ گھڑا رکھا تھا

ایک تصویر کو دیکھا کہ یہ کیا رکھا ہے
ورقِ صاف پہ رنگوں کو گرا رکھا ہے

ٹیڑھی، ترچھی سی لکیریں تھیں وہاں جلوہ فگن
جیسے ٹوٹے ہوئے آئینے پہ سُورج کی کرن

ایک تصویر کو دیکھا تو یہ صورت نکلی
جس کو سمجھا تھا اناث وہ عورت نکلی

اِس نمائش میں جو اطفال چلے آئے تھے ڈر کے ماؤں کے کلیجے سے لپٹ جاتے تھے
الغرض جائزہ لے کر یہ کیا ہے انصاف آج تک کر نہ سکا اپنی خطا خود میں معاف
میں نے یہ کام کیا سخت سزا پانے کا یہ نمائش نہ تھی اِک خواب تھا دیوانے کا
کیسی تصویر بنائی میرے بہکانے کو اب تو دیوانے بھی آنے لگے سمجھانے کو

(شوخیِ تحریر)

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر نے ایبسٹر یکٹ (تجریدی) آرٹ کی نمائش کو دیوانے کا خواب کیوں کہا ہے؟

ب) دوسرے شعر کے مطابق شاعر کن دو گناہوں کی سزا پا رہا ہے؟

ج) شاعر نے نمائش میں کس قسم کی تصاویر دیکھی تھیں؟

د) شاعر کے مطابق نمائش میں آنے والے بچے کیوں ڈر رہے تھے؟

ہ) شاعر کے مطابق مصور نے جو نقش محبوب سجا رکھا تھا وہ شاعر کو کیا لگا؟

۲) نظم کے حوالے سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) ایبسٹر یکٹ آرٹ، کو ذہن میں رکھتے ہوئے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سنجیدہ اور ادبی (ii) مزاحیہ وطنزیہ
(iii) تاریخی (iv) علمی

ب) نمائش میں آئے ہوئے بچے تھے:

(i) پُرجوش (ii) خوش
(iii) ڈرے ہوئے (iv) رُو رہے تھے

ج) نمائش میں رکھے ہوئے آرٹ کے نمونے تھے:

(i) بے ڈھنگے (ii) شاہکار
(iii) خوبصورت (iv) بدصورت

د) شاعر نے جس تصویر کو اناناس سمجھا تھا وہ تصویر تھی:

(i) مرد کی (ii) بھینس کی (iii) اُونٹ کی (iv) عورت کی

ہ) شاعر کے لیے یہ نمائش ایک تھی:

(i) دیوانے کا خواب (ii) اچھا تجربہ (iii) سزا (iv) سیر

۳) نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

۴) نظم کے پہلے چار اشعار کی تشریح کریں۔

۵) اگر آپ شاعر کی جگہ ہوتے تو اس نمائش سے کیا تاثر لیتے؟

۶) اس نظم میں کوئی سنجیدہ پہلو تلاش کر کے لکھیں۔

۷) ذیل کے الفاظ و مرکبات کے معانی لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

از راہ مروت۔ کمالِ فن۔ نقشِ محبوب۔ جلوہ فگن ۔ دیوانے کا خواب

مزاح مزاح پیدا کرنے کے لیے ایک مزاح نگار الفاظ کے ہیر پھیر، واقعات اور حرکات و سکنات سے کام لیتا ہے۔ مزاح میں کسی خاص شخص یا ادارے کو نشانہ تضحیک نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی اس کا مقصد کسی قسم کی اصلاح ہوتا ہے بلکہ یہ صرف فرحت و خوشی پیدا کرنے کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے۔

طنز زندگی کے عیوب و نقائص، ماحول کی ناہمواریوں اور بے اعتدالیوں، لوگوں کے انفرادی یا اجتماعی عادات، سیاسی، سماجی یا اقتصادی نظام کی کمزوریوں اور خامیوں کو مزاحیہ انداز میں اِس طرح پیش کرنا کہ وہ لوگوں کو بُرا نہ لگے اور اِن کے ذہن اِن خامیوں کی طرف متوجہ بھی ہو جائیں طنز کہلاتا ہے۔

سرگرمیاں

۱) اساتذہ کرام شاعری میں متعلقہ اصطلاحات کے تحت درج نکات کی شناخت کروائیں۔

۲) اساتذہ کرام طلبہ سے کہہ دیں کہ وہ لائبریری میں چند دیگر اُردو شعراء کی طنزیہ اور مزاحیہ نظمیں تلاش کر کے لکھیں۔

اشاراتِ سبق

۱) طلبہ کو مزاحیہ اور طنزیہ شاعری کی روایت سے آگاہ کیا جائے۔

۲) طنزیہ اور مزاحیہ شاعری میں سنجیدہ پہلو سے طلبہ کو روشناس کروائیں۔

۳) طلبہ کو سید محمد جعفری کے اسلوب کے بارے میں بتایا جائے۔